السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جمعہ کے دن بھی زوال ہے بموجب فتویٰ اہل حدیث بحوالہ کتب احادیث بخاری و مسلم اوراس کے خلاف بروایت مشکوۃ کہ جمعہ کے دن زوال نہیں ہے۔ اوراس پر مولانا حمید اللہ صاحب کا فتویٰ ہے۔ یہ حدیث مشکوۃ قابل عمل ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تواس کی وجہ؟

اب سوال یہ ہے کہ زوال جمعہ کے دن بھی ہے۔ توزوال کا وقت کب تک رہتا ہے اور جمعہ کے دن کیا وقت زوال سوائے فرضوں کے نوافل بھی ادا کرسکتے ہیں یا نہیں؟ اگر کرسکتے ہیں تواس کی کیا دلیل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زوال روز ہوتا ہے، مگرزوال کے وقت جمعہ کے روز نفل وغیرہ پڑھنی جائز ہے۔ زوال اس کو کہتے ہیں۔ جب مسجد کی دیوار میں سایہ ہو۔ ایک انگلی بھر باہر نکل آوے تونماز جائز ہے۔ (اہل حدیث ۳۱ اگست ۱۹۳۱ء)

شرفیہ:... جمعہ کے دن زوال کے وقت نماز نفل پڑھنے کا مسئلہ جوازکی بعض روایات ہیں مگر صحیح نہیں۔ ایک روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسند شافعی میں رفعاً مروی ہے۔

بلفظ نهى عن الصلوة نصِ النهار حتى تزول الشمس إلايوم الجمعة انتهىٰ

اس میں اسحاق اورابراہیم دوراوی ضعیف ہیں ثقہ نہیں بیہقی نے اس کوروایت کیا ہے اس کی سند میں واقدی متروک ہے۔ دوسرے طرق میں عطاء بن عجلان متروک ہے۔ طبرانی بسند واہی واثلہ سے روایت کیا ہے یہ سب غلط ہیں۔ امام شافعی رحمة اللہ علیہ نے ثعلبہ بن ابی مالک رحمة اللہ علیہ سے روایت کرکے تائید کی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہ نصف النہار یوم جمعہ نفل پڑھتے تھے۔ مگرمذکورہ تبع تابع صحابہ سے لقاء نہیں۔ لہٰذا یہ بھی ثابت نہیں۔ اور سنن ابوداؤد میں اورثرم نے بھی ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایة کیا ہے۔

وقال مرسل ابو خليل لم يسمع من ابى قتادة وفيه ليث بن ابى سليم وضعيف وقال الاثرم الخ (التلخيص الجير)

اور صحیح مسلم میں ہے

عن عقبة ابن عامر قال ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا اَن نصلى فيهن اَو نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغتة حتى ترتفع وحين يوم القوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف للغروب حتّى تغرب۔ انتهىٰ (مشکوۃ ص ۹۴ وفی موطا مالک عن الضابعی ص ۷۶) مطبوعہ دهلی۔

پس ثابت ہواکہ زوال کے وقت نمازپڑھنی منع ہے خواہ یوم جمعہ ہویا کوئی اوریوم اس لیے کہ منع کی حدیثیں صحیح ہیں اورجوازکی صحیح نہیں۔ صحیح کے مقابل غیر صحیح پر عمل باطل ہے، ہذا واللہ اعلم۔ (ابوسعید شرف الدین دہلوی، فتاویٰ ثنائیہ جلداول ص ۲۳۹)

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02

محدث فتویٰ